

کی وجہ سے بھول گیا ہے اور دوبارہ یاد کرنا اس کے لیے مشکل ہو گیا ہے تو بھی اپنی بساط کی حد تک یاد کرنے کی کوشش کرتا رہے ورنہ وہ گناہ گار ہوگا اور قرآن کریم سے بے اعتنائی کا مجرم ہوگا۔ نفوذ باللہ من ذلک۔

## جہادِ شاملی کب ہوا؟

سوال: تحریکِ آزادی کے تذکرہ میں ”جہادِ شاملی“ کا اکثر ذکر آتا ہے یہ جہاد کب اور کہاں ہوا تھا؟ (اکرام اللہ لاہور)

جواب: ”شاملی“ یوپی (انڈیا) میں ایک جگہ کا نام ہے جو ۱۸۵۷ء میں ایک تحصیل کا صدر مقام تھا، تھانہ بھون، گنگوہ، نالوتہ اور کیرانہ وغیرہ اسی علاقہ میں ہیں، ۱۸۵۷ء میں جب ہندوستان پر حکمران انگریزوں کے خلاف جو ”ایسٹ انڈیا کمپنی“ کے نام سے برصغیر پر حکومت کر رہے تھے ملک کے مختلف حصوں میں مسلح جہادِ آزادی کا آغاز ہوا تو اس علاقہ کے علما بگرام نے بھی اس میں حصہ لیا۔

تھانہ بھون کی خانقاہ میں علما کی مشاورت ہوتی جس میں حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کو امیر جہاد منتخب کر کے ان کے ہاتھ پر بیعت کی گئی مولانا محمد قاسم نالوتویؒ کو سپہ سالار چنا گیا مولانا رشید احمد گنگوہیؒ قاضی القضاة بنائے گئے ان علما کی قیادت میں علاقہ کے عوام نے انگریزی اقتدار کے خلاف جنگ لڑی اور مسلح لڑائی کے بعد شاملی تحصیل کو انگریزوں سے آزاد کر لیا اور حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ نے امیر کی حیثیت سے اقتدار سنبھال لیا مگر یہ سلسلہ زیادہ دیر تک جاری نہ رہ سکا اور دہلی اور دیگر مقامات پر انگریزوں کے ہاتھوں مجاہدینِ آزادی کی شکست کے بعد شاملی پر بھی فرنگی نے دوبارہ قبضہ کر لیا اس دوران کم و بیش سترہ دن تک یہ علاقہ آزاد رہا اور اس پر حضرت حاجی صاحبؒ کی شرعی حکومت قائم رہی اس معرکہ کو تاریخ میں ”جہادِ شاملی“ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

حکیم قاری محمد عمران مغل بی۔ اے  
فاضل عربی فاضل الطب والجرأت مستند درجہ اولیٰ  
طبیہ کالج لاہور

# غسل رحمت یا رحمت؟

ایک وقت تھا کہ جب طبیعت چاہی غسل کر لیا رات دن صبح و شام گرمی سردی وغیرہ کو کبھی خاطر میں نہیں لایا جاتا تھا اگر کوئی امر مانع تھا تو صرف یہ کہ طبیعت آمادہ ہو مگر حالت جنابت میں جسمانی پاکیزگی کے لیے جو حکم دیا گیا ہے اس میں وقت کی نزاکت کو بھی ملحوظ رکھا گیا ہے اور یہ پاکیزگی بہ صورت کرنی پڑے گی چاہے طبیعت آمادہ ہو یا نہ ہو پاکیزگی کی اہمیت کے لیے یہ ہی حدیث شریف کافی ہے کہ پاکیزگی نصف ایمان ہے آج ہمساری بود و باش خورد و نوش کے تمام طور طریقے بدل گئے ہیں خاندان کے تمام بالغ افراد صبح سے شام تک کو لوہو کے بیل کی طرح رزق حلال کی خاطر کسی نہ کسی کام میں جتتے رہتے ہیں شام کو واپسی ہوئی گھر میں اول تو پانی ہی نہیں موسم بھی ٹھنڈا وقت بھی ختم ہو رہا ہے اوپر سے مہمانوں کی آمد بھی ہونے والی ہے اس انفرادی میں غسل کرنے کے بعد جو حالات سامنے آتے رہتے ہیں ان سے بٹھنے کے لیے کوشش در کوشش کرنا پڑتی ہے اور بیٹھے بیٹھے ایک انہونی کیفیت سے واسطہ پڑنے لگتا ہے۔ اکثر حضرات کو فرماتے سنا گیا کہ حکیم صاحب سارا دن کام کیا طبیعت بالکل ٹھیک تھی بس شام کو گھر آیا وقت کم تھا جلدی غسل کر کے باہر نکلا تو چھینکوں نے آستیا اب زکام لگ گیا کل سے بخار بھی ہے پسلیوں میں بھی ہلکا ہلکا درد ہے۔ گلا بھی خراب ہو رہا ہے پٹھوں میں کچھاؤ ہے وغیرہ وغیرہ ہمارے آبا و اجداد کو قدرت نے قناعت کی دولت دے کر اپنی حفاظت میں لے رکھا تھا کیونکہ وہ اللہ کے بندے صحیح معنوں میں تھے انہیں کوئی فکر تھی تو صرف یہ کہ خدا کے احکامات پورے کرنے میں کوئی لمحہ فرو گذاشت نہ ہونے پائے مگر ہمیں تو طول امل ملے دین کا نہ دنیا کا چھوڑا۔ احکامات خداوندی کو چھوڑ کر جو کام بھی کریں گے کسی نہ کسی الجھن میں

پھنسیں گے بیماریوں سے بچاؤ کے لیے اطباء عظام نے پانی کے غسل سے بہت سے علاج دریافت کئے آج یہ پورا علم بن چکا ہے جسے علاج بالماء کہتے ہیں۔ سورج کا غسل ریت میں لوٹنے پوٹنے کا غسل سارے جسم یا مقررہ حصہ پر ایک خاص مٹی ملنے کا عمل اس کے علاوہ ہیں یا مختلف رنگوں کی شعاعیں جسم پر ڈالنا وغیرہ یہ سارے علاج قدیم طریقوں سے اخذ کر کے جدید طریقوں میں رائج ہیں۔ فی زمانہ غسل کی اہمیت بڑھ گئی ہے۔ وہ چھامور جن پر حفظ صحت کا انحصار ہے ان میں سے ایک امر استفرغ و احتباس بھی ہے یہی وجہ ہے کہ پرانے زمانے میں خاص خاص حمام بھی تیار ہوا کرتے تھے جن کا سراغ آج بھی ملتا ہے ان حماموں میں لاعلاج امراض کا علاج ہوا کرتا تھا۔ اطباء کا ہزار ہا سال کا تجربہ ہے کہ خارش عموماً ان حضرات کو ہوتی ہے جو متعوق زوجیت ادا کرنے کے بعد گرم پانی سے غسل نہیں کرتے جو خوراک ہم کھاتے ہیں وہ ہضم ہونے کے تیسرے درجہ پر جب پہنچتی ہے تو کچھ لطیف اجزاء بتیخیر کی صورت میں جلد کے مساموں کے راستہ خارج ہوتے ہیں مگر پسینہ کی موجودگی میں جلد پر جم کر تر کی شکل بن جاتی ہے جو بعد میں میل کہلاتی ہے اگر اس میل کو بذریعہ غسل مناسب پانی سے صاف نہ کیا گیا تو مسامات بدن بند ہو کر آکسیجن جذبہ بدن نہ ہو سکے گی۔ اس کے نتیجہ میں اب اعضائے تنفس کو زیادہ کام کرنا پڑے گا گردوں کے اکثر مرض ایسے ہوا کرتے ہیں جنہیں زندگی میں مسلسل مناسب غسل کرنے کا موقع نہ ملا ہو بند مسامات کے باعث خون میں حدت پیدا ہو سکتی ہے۔ بخار کا عارضہ لگ سکتا ہے خونی امراض تنفس کے امراض پیدا ہو سکتے ہیں دوران خون کا نظام بگڑ کر نظام ہضم بھی بگڑ سکتا ہے غسل بطور رحمت یا رحمت کے لیے چند امور کا خیال رکھنا پڑے گا پانی ایسا صاف ستھرا ہو جس میں معدنی اور نباتاتی اجزاء نہ ہوں ایسے دیباؤں، کنوؤں، چشموں یا جھیلوں کا پانی جن میں یہ اجزاء ملے ہوں گے ان سے غسل نہ چھت کا باعث ہوگا۔ اگرچہ بعض جگہوں کا معدنی پانی صحت کے لیے رحمت بھی ہے مگر یہ معالج کی ہدایت پر منحصر ہے جیسے گندھک ملا ہوا پانی، اطباء کوام نے غسل کے پانی کو چار درجات میں تقسیم کر دیا ہے۔ گرم۔ نیم گرم، معتدل، سرد۔

گرم پانی سے تو بوڑھے کمزور رطوبی مزاج والے غسل کر سکتے ہیں مگر عام آدمیوں کو یہ نقصان دیتا ہے کیونکہ بدن کی رطوبتیں بہت خارج ہو جاتی ہیں۔